Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ | ۱۰ جمادی الاول ۱۳۹۵ھ ۲۲ ہجرت ۱۳۵۴ ہش ۲۲ مئی ۱۹۷۵ء | نمبر ۱۱۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کر سکتے ہیں؟ اس کا جواب یہی ہے کہ تقویٰ سے!

سب سے اوّل انکسار، صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور پھر پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو

"ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو؟ ــ اس کا اس نے بار بار مجھے یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں۔ سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیزگاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو۔ سب سے اوّل اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو اور سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ کہ ہر ایک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔ اگر تیرا دل شر سے خالی ہے تو تیری زبان بھی شر سے خالی ہو گی اور ایسا ہی تیری آنکھ اور تیرے سارے اعضاء۔ ہر ایک نور یا اندھیرا پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے اور پھر رفتہ رفتہ تمام بدن پر محیط ہو جاتا ہے۔ سو اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے دل کو ناپاک کر دیوے اور پھر تم کاٹے جاؤ۔ پھر بعد اس کے کوشش کرو اور خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھ کے سامنے رکھو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۴۶ تا صفحہ ۲۵۰)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۲ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

حضور ایدہ اللہ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور کامیابیوں اور برکتوں سے معمور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۲۲ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

طبیعت پہلے سے بہتر ہے

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو کامل شفا عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

میرے چھوٹے بھائی سید داؤد مظفر شاہ صاحب (جو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے داماد ہیں) کی دونوں آنکھوں کا موتیا کا آپریشن کراچی میں ہو رہا ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس آپریشن کو ہر لحاظ سے کامیاب کرے۔ آمین

خاکسار سید مسعود مبارک شاہ
سیکرٹری مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی ربوہ

---

۲۷ مئی ــــ یوم خلافت

۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت کے ماتحت جماعتِ احمدیہ میں سلسلۂ خلافت جاری فرمایا۔ خلافت ایک نعمتِ الٰہی ہے اس کی برکات کو جاننا ہر احمدی کے لئے ضروری ہے۔

لہٰذا حسبِ سابق امسال بھی تمام احمدی جماعتیں نہایت اہتمام کے ساتھ یوم خلافت کے موقع پر جلسے منعقد کریں اور خلافت کی اہمیت اور اس کی برکات کا اظہار تقاریر میں کریں۔

جلسوں کی رپورٹیں جلد سے جلد نظارت اصلاح و ارشاد میں بھجوائی جائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

فضلِ عمر درس القرآن کلاس

جون ۱۹۷۵ء کے شروع میں انشاء اللہ العزیز قرآن مجید کی تدریس کے لئے مرکزِ سلسلہ میں تین ہفتہ کے لئے کلاس منعقد ہو رہی ہے جماعتوں کے مناسب نمائندوں کی شمولیت ضروری ہے شمولیت اختیار کرنے والے احباب نظارت میں براہِ راست اطلاع دیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۲ ہجرت ۱۳۵۴ھ
مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۷۵ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماں باپ کی اندھی تقلید اور اس کے خاتمہ کے آثار

جتنی بھی گمراہ قومیں دنیا میں گزری ہیں اور جن میں سے بعض کا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے ان کے متعلق یہ سمجھنا ہرگز بھی درست نہیں ہے کہ وہ اول دن سے ہی گمراہی میں مبتلا تھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ پہلے ان کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنے ماموروں کے ذریعہ ہدایت نازل کی تھی۔ ایک زمانہ تک وہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ دین پر قائم رہیں۔ بعد ازاں مرورِ زمانہ کی وجہ سے ان میں بگاڑ پیدا ہونا شروع ہوا اور انہوں نے اپنی من مانی باتوں کو دین میں داخل کر کے اسے بدل کر رکھ دیا اور اِس طرح وہ گمراہی کے راستہ پر چل نکلیں۔

جب اصل دین ختم ہو گیا تو بعد میں آنے والی نسلوں کے لئے اس کی جگہ آباء و اجداد کی اندھی تقلید نے لے لی۔ ان کے لئے بس یہی دلیل کافی تھی چونکہ ان کے باپ دادا اسی طرح کرتے آئے ہیں اس لئے اس کی تقلید ضروری ہے۔ ہوتے ہوتے وہ یہ سمجھنے لگیں کہ آباء و اجداد کی تقلید ہی اصل دین ہے اور یہی منشاء خداوندی بھی ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ گمراہ ہونے کے باوجود بھی وہ اپنے آپ کو گمراہ تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھیں۔ اسی لئے جب خدا تعالیٰ نے انہیں گمراہی سے نکالنے اور اصل دین کی طرف واپس لانے کے لئے پھر مامور مبعوث کئے تو انہوں نے ان ماموروں کی دعوت کو اس بناء پر ہی ردّ کیا کہ یہ تو ہمیں ہمارے آباء و اجداد کے مسلک سے بھٹکانا اور گمراہ کرنا چاہتے ہیں۔ تھیں تو وہ قومیں خود گمراہ لیکن انہوں نے اُلٹا اللہ تعالیٰ کے ماموروں کو گمراہ قرار دے ڈالا اور اس طرح اپنے اوپر ہدایت کے دروازے بند کر لئے۔ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے ان میں سے اکثر نے عذابِ الٰہی کا مورد بننا گوارا کر لیا اصل دین کی طرف واپس آنا کسی صورت گوارا نہ کیا۔ سو گویا باپ دادا کی اندھی تقلید انہیں لے ڈوبی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ یہ امر واضح کرنے کے لئے کہ ماں باپ کی اندھی تقلید قوموں کو قبولِ حق سے محروم رکھنے اور گمراہی میں بڑھانے کا موجب بنتی رہی ہے فرماتا ہے:۔

وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ ۙ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ○ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ (الزخرف آیات ۲۴، ۲۵)

ترجمہ:۔ اور (اے رسول!) تجھ سے پہلے ہم نے کسی بستی میں بھی رسول نہیں بھیجا کہ اُنہی کی طرح اس کے مالداروں نے یہ نہ کہہ دیا ہو کہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو ایک طریقہ پر پایا تھا اور ہم انہی کے نقشِ قدم پر چلیں گے۔ اس پر ہر رسول نے جواب دیا کہ اگر میں تمہارے پاس اس سے بہتر ہدایت لے آؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادوں کو پایا تھا (تب بھی تم اس پر مصر رہو گے؟) تو انہوں نے جواب دیا کہ جس صداقت کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے ہم اس کے منکر ہی رہیں گے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ کوئی ایک مامور بھی ایسا نہیں گزرا جس کی اس بناء پر مخالفت نہ کی گئی ہو کہ یہ جو کچھ کہتا ہے وہ کتنا ہی اچھا اور معقول کیوں نہ ہو ہے ہمارے آباء و اجداد کے مسلک کے خلاف۔ اس لئے ہم اس کی معقول اور مدلل بات کو بھی نہیں مانیں گے۔ حق کو ردّ کرنے اور گمراہی میں مبتلا رہنے کے بارہ میں یہ ضد اور ہٹ دھرمی کبھی اچھا نتیجہ پیدا نہیں کیا کرتی۔ اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ کی ناراضگی بڑھتی ہے اور وہ ایسی ضدی اور ہٹ دھرم قوموں سے ضرور بدلہ لیتا ہے۔ چنانچہ اس نے اگلی ہی آیت میں فرمایا ہے:۔

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ○ (الزخرف آیت ۲۶)

ترجمہ:۔ پس ہم نے ان (یعنی ایسی ضدی اور ہٹ دھرم قوموں) سے بدلہ لیا۔ پس دیکھ لے کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔

الغرض کوئی قوم بھی ایسی نہیں گزری جو اوّلاً ہدایت پر ہونے کے باوجود رفتہ رفتہ بگڑی نہ ہو اور ہدایت پر آخر تک اسی طرح قائم رہی ہو جس طرح کہ وہ اوائل میں تھی۔ بگاڑ پیدا ہوا اور ضرور ہوا اور اُس بگاڑ کو دُور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے کسی نہ کسی مامور کو مبعوث کرتا رہا۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اِس امر پر خاص زور دیا ہے کہ ایمان کا بصیرت پر مبنی ہونا ضروری ہے۔ جب ایمان بصیرت پر مبنی ہو تو ایسے مومن کے گمراہی میں مبتلا ہونے کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ برخلاف اِس کے جب انسان کے ایمان کی بنیاد بصیرت کی بجائے محض آباء و اجداد کی اندھی تقلید پر ہو تو پھر اس کا ایمان اسے کوئی فائدہ نہیں پہنچاتا۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے ایک خاص اعلان کرنے کا ارشاد فرمایا اور وہ یہ ہے کہ:۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ ؕ (یوسف آیت ۱۰۹)

ترجمہ:۔ تُو کہہ یہ میرا طریق ہے۔ میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور جنہوں نے (سچے طور پر) میری پیروی اختیار کی ہے (میں اور وہ سب) بصیرت پر قائم ہیں۔

فساد و بگاڑ عدمِ بصیرت کی وجہ سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ جوں جوں ایمان باپ دادا کی اندھی تقلید کے نتیجہ میں رسمی نوعیت اختیار کرتا جاتا ہے دین میں فساد و بگاڑ کی کیفیت رُونما ہوتی چلی جاتی ہے۔ جب بصیرت ناپید ہو جائے تو ایمان ثریا پر چلا جاتا ہے دین کا صرف نام باقی رہ جاتا ہے اور شریعت رسوم و رواج میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ ایسے وقت میں خدا تعالیٰ اپنے ایک بندہ کو مامور کرتا ہے جو ایمان کو دوبارہ ثریا سے واپس لاتا ہے اور ماں باپ کی اندھی تقلید سے نجات دلا کر بصیرت کے ذریعہ ایمان کو دلوں میں از سرِ نو راسخ کر دکھاتا ہے۔

آخری زمانہ میں ایمان کے ثریا پر چلے جانے کے بعد اسے ابنائے فارس میں سے ایک مردِ حق نے وہاں سے واپس لانا تھا اور اسلام کو از سرِ نو زندہ کر کے اسے غالب کرنا تھا۔ سو اِس آخری زمانہ میں ایسا ہی ظہور میں آیا۔ اب اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ دنیا میں غالب آ رہا ہے۔ آباء و اجداد کی اندھی تقلید مٹتی جا رہی ہے اور بصیرت کی رو سے اسلام اقوامِ عالم کی سعید روحوں کے دلوں میں راسخ ہو رہا ہے۔ اسلام کا یہ غلبہ دن بدن نمایاں سے نمایاں تر ہوتا چلا جائیگا یہاں تک کہ اسلام پورے کرۂ ارض پر غالب آئے بغیر نہ رہے گا اُس وقت دُنیا میں ایک ہی مذہب ہو گا یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا ہو گا یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ؕ

تُو پاس ہے تو دِل میرا عرشِ بریں ہُوا

اُٹھو! ظہورِ غلبۂ اسلام کے ہیں دن
غوغا ہمارے قتل کا دَیر و حرم میں ہے
ہر مُدّعی کے واسطے دار و رسن کہاں؟
دِل ہو چلا ہے عشق سے کچھ لذّت آشنا!
تیری نوازشوں نے گلستاں کھلا دئے!
ہے حسبنا اللہ قاطعِ آلامِ زندگی،
رُسوائے دہر لیک تیرے در کا ہُوں گدا
آفاتِ روزگار نے انساں بنا دیا

دیکھو! ظہورِ مہدی مِنَ الآخرین ہُوا
چرچا تمہارے حُسن کا اب ہر کہیں ہُوا
منصُور بخت، مورِدِ صد آفریں ہُوا
زہر آبِ حادثوں کا نئی وانگبیں ہُوا
مائل بہ گریہ جب کبھی قلبِ حزیں ہُوا
یہ دِلنواز نکتہ میرے دِل نشیں ہُوا
تُو پاس ہے تو دِل میرا عرشِ بریں ہُوا
"سو بار جب عقیق کٹا تب نگیں ہُوا"

راشد ہے شش جہات میں اِک تیری روشنی
نازاں ہے اک جہان کہ تُو نازنیں ہُوا

رشید احمد راشد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے نائیجیریا کی ۲۵ پچیسویں سالانہ کانفرنس

محترم مولوی محمد اجمل صاحب شاہد انچارج احمدیہ مشن نائیجیریا

ہر سال جماعتہائے نائیجیریا کی سالانہ کانفرنس مرکز سلسلہ میں منعقدہ جلسہ سالانہ کی متابعت میں ماہ دسمبر کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوتی ہے لیکن امسال بوجہ عید الاضحی اس کانفرنس کا انعقاد ۲۹ تا ۳۱ مارچ مسلم ٹیچرز ٹریننگ کالج کے وسیع و عریض میدان میں ہوا۔ جہاں اس غرض کے لئے ایک خوبصورت پنڈال تیار کیا گیا تھا کانفرنس کے انتظامات کافی عرصہ قبل شروع کر دئے گئے تھے اور پروگرام "ٹروتھ" میں شائع کر دیا گیا تاکہ جماعتیں بروقت تیاری کر سکیں۔ کانفرنس کے دوران قیام وطعام کا انتظام مرکزی مشن کرتا ہے لیکن گذشتہ سالوں میں عموماً شکایات رہتی تھیں کہ کھانا بروقت مہمانوں کو نہیں ملتا اور اس طرح پروگرام کو بروقت شروع کرنے میں مشکل پیش آتی تھی۔ امسال اس مشکل پر قابو پانے کے لئے کھانے کا انتظام تین الگ الگ لنگر خانوں میں کر دیا گیا جو لیگوس ابادان اور الارو کی جماعتوں کے سپرد تھے یہ تجربہ بہت کامیاب رہا اور ایک وقت میں تقریباً ڈیڑھ ہزار افراد بروقت کھانا کھا کر فارغ ہو جاتے رہے اور کسی قسم کی شکایت پیدا نہ ہوئی۔ اسی طرح پنڈال کے لئے بجائے چٹائیوں کے عارضی شامیانوں کے کپڑے کے شامیانے تیار کروا دئے جو انشاء اللہ آئندہ بھی ایسے مواقع پر استعمال میں لائے جا سکیں گے۔

افتتاح

کانفرنس کا آغاز ۲۹ مارچ کو صبح ساڑھے نو بجے مکرم جسٹس عبد الرحیم بکری صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد مولوی مجید احمد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی نعتیہ کلام پڑھا۔ بعدہ افتتاحی دعا سے قبل لوائے احمدیت اور نائیجیریا کا قومی جھنڈا اسٹیج کے قریب لہرائے گئے یہ پہلا موقعہ تھا کہ ایسے موقعہ پر لوائے احمدیت لہرایا گیا جونہی خاکسار نے پرچم کشائی کی اور انہوں نے فضا میں لہرانا شروع کیا تو حاضرین نے کھڑے ہو کر نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام اور احمدیت زندہ باد کے نعرے بلند کئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا خصوصی پیغام

اس پرچم کشائی کے بعد خاکسار نے اس کانفرنس کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خصوصی پیغام پڑھکر سنایا جس میں حضور نے جماعت کو غلبۂ اسلام کے عظیم وعدوں کے پیش نظر ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ حضور کے پیغام کے الفاظ یہ ہیں:-

جان سے عزیز بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص میں برکت دے۔ اس کی مدد اور نصرت شامل حال رہے اور آپ کو اسکے فضل سے ہمیشہ اس کی خوشنودی اور رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق ملتی رہے۔ آمین

ان دنوں آپ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے جمع ہوتے ہیں یہ دن اور راتیں ذکر الٰہی۔ نوافل اور دعاؤں میں گذاریں اور درود و تسبیح اور تحمید میں اپنے اوقات صرف کریں۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ خدا کا اپنے ہاتھ سے لگایا ہوا پودا ہے تند و تیز ہوائیں چلیں آندھیاں آئیں مگر اس پودے کو نقصان نہ پہنچا سکیں۔ یہ پنپتا رہا۔ بڑھتا چلا گیا اسلئے کہ یہ خدا کا اپنے ہاتھ سے لگایا ہوا پودا ہے کبھی اس کی حیثیت ایک کونپل کی تھی۔ آج یہ خدا کے فضل سے ایک تناور درخت بن چکا ہے جس کی شاخیں تمام دنیا میں پھیل چکی ہیں خدا کی باتیں پوری ہو کر رہیں گی اور وہ مقصد جس کے لئے یہ سلسلہ قائم کیا گیا ہے پورا ہو گا۔ ساری دنیا اسلام کے نور سے منور ہو گی دلوں میں ایک پاک تبدیلی اور ایک تغیر پیدا ہو گا اور ایک دن ساری دنیا خدائے واحد کے سامنے جھکنے پر مجبور ہو گی۔ انشاء اللہ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقے کو غالب کرے گا اور میرے فرقے کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور روشن نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور ابتلاء آئینگے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دیگا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔

(تجلیات الٰہیہ صفحہ ۱۷ تالیف مارچ ۱۹۰۶ء)

پس خدا کا کلام ایک دن پورا ہوگا ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا مگر اس مقصد کے حصول کے لئے ہمیں اپنے اموال قربان کرنا ہوں گے۔ اپنے آرام سے ہاتھ اٹھانا ہو گا اور اسکی عزت دنیا میں قائم کرنے کے لئے ہر قسم کی ذلتیں ... برداشت کرنا ہوں گی اور نقصان اٹھانا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری حقیر قربانی قبول فرمائے (دستخط خلیفۃ المسیح الثالث)

حضور کے اس پیغام کے بعد خاکسار نے افتتاحی خطاب میں حاضرین کو خوش آمدید کہا اور اس کے بعد انہیں گذشتہ سال میں جماعت نے جو نمایاں کامیابی خدا تعالیٰ کے فضل سے باوجود شدید مخالفت کے حاصل کی ہے اس کا مختصر تذکرہ کیا اور بتایا کہ یہ مخالفت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ کے مطابق جماعت کی ترقی کے لئے کھاد ثابت ہوتی ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال جو ایک درجن سے زائد مساجد کی تعمیر۔ کالو سکول۔ ایکورو اور اجیبو اوڈے ہسپتالوں کی مستقل عمارتوں کی تکمیل اور کئی نئے مشنوں کا قیام انہی مخالفت کے ایام میں ہوا۔ اسکے بعد خاکسار نے آئندہ سال کے لئے پروگرام کا خاکہ بھی پیش کیا۔ اس افتتاحی خطاب کے بعد کانفرنس کی کامیابی کے لئے حضور کی مکمل صحت و عافیت اور غلبۂ اسلام کے لئے دعا کی گئی۔

افتتاحی دعا کے بعد جسٹس بکری صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں جماعت کو گذشتہ سال کے واقعات کی طرف توجہ دلائی اور جماعت کو پہلے سے بڑھ کر عزم و استقلال کا مظاہرہ کرنے کی تلقین کی۔

اس پرجوش خطاب کے بعد اس پہلے اجلاس کے دو مقررین مکرم الفا ایس بی کیوا صاحب اور مکرم الفا آووا صاحب نے علی الترتیب احمدیت یعنی حقیقی اسلام اور غیر اسلامی رسوم و رواج کے متعلق تقاریر کیں

دوسرے اجلاس کی کارروائی کھانے اور ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد مکرم الحاج اے اولا صاحب وائس پریذیڈنٹ احمدیہ مشن نائیجیریا کی صدارت میں شروع ہوئی۔ اس اجلاس میں مکرم مولوی منصور احمد خان صاحب نے "نظریہ جہاد" مکرم آپا تی دوندو صاحب نے "الٰہی جماعتیں اور ان کی مخالفت" اور [illegible] کے لوکل مبلغ مکرم معلم بیجی صاحب نے تقاریر کیں۔

شبینہ اجلاس کی کارروائی مکرم ڈاکٹر عمر الدین صاحب کی صدارت میں ہوئی۔ اس اجلاس میں حسب سابق جماعت احمدیہ کی بیرونی ممالک میں تبلیغی مساعی پر مشتمل فلم کے دکھانے کا پروگرام تھا جس کا انتظام مکرم شکیل احمد منیر صاحب نے کیا تھا۔ مکرم شکیل منیر صاحب نے فلم کے ساتھ ساتھ اس کی تفصیلات بھی بتائیں ان فلموں میں ربوہ کے جلسہ سالانہ کا کانفرنس

اور حضور ایدہ اللہ کے سفر یورپ کی بھی فلمیں تھیں جو حاضرین کی انتہائی دلچسپی کا باعث ہوئیں اور بار بار فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونجتی رہی اس فلم سے قبل مکرم ڈاکٹر صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں جماعتی علم کلام کو پیش کیا اور مخالفین کے غلط الزامات کی تردید کی اس اجلاس میں نائیجیریا ہمارے مبلغ مکرم انعام شنیخوانی صاحب نے "نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کا نفوذ" پر تقریر کی اور بتایا کہ کس طرح ہماری جماعت وہاں عیسائیت کے خلاف سرگرم عمل ہے اور لوگ جماعت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔

دوسرے روز اتوار کی وجہ سے حاضری پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئی اور اجلاس کی کارروائی مکرم ڈاکٹر سلام صاحب کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی اس اجلاس میں پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر عبدالرحمن بھٹہ صاحب کی "گناہ اور نجات" کے موضوع پر تھی۔ یہ علمی تقریر بہت دلچسپی سے سنی گئی۔ آپ نے اس موضوع پر نہ صرف عیسائیت کے نظریہ کا ابطال پیش کیا بلکہ اسلام کے فطری اور معقول نظریات کو پیش کیا۔ اس اجلاس میں آپ کے علاوہ مکرم ظفر اللہ ایلن صاحب نے "نائیجیریا میں جماعت احمدیہ کی خدمات" اور مکرم الحاج بساری صاحب نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے مثال مقام" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اس کے علاوہ دو نئے جماعت میں شامل ہونے والے احباب نے اپنے قبول احمدیت کے ایمان افروز حالات بیان کئے۔ آخر میں تعمیر مساجد کے لئے عطیہ جات کی تحریک کی گئی جس میں احباب نے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لیا۔

اسی روز کے دوسرے اجلاس کی کارروائی مکرم ایس او لکیری پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نائیجیریا کی صدارت میں ہوئی اور اس میں معلم ... صاحب۔ الحاج سنیالو صاحب اور مکرم مولوی منیر احمد نے تقاریر کیں۔

لجنہ اماء اللہ کا اجلاس

دوسرے اجلاس کے دوران عورتوں کا الگ اجلاس محترمہ عائشہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ لیگوس کی صدارت میں حسب سابق منعقد ہوا۔ امسال لجنہ کے لئے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ نے خاکسار کی درخواست پر خصوصی پیغام بھجوایا تھا جو صدر صاحبہ نے پڑھ کر سنایا۔ اس اجلاس میں نہ صرف لیگوس بلکہ دیگر جماعتوں کی مستورات بھی شامل ہوئیں اور اپنے ماحول کے مطابق علمی تقاریر کے علاوہ لجنہ کی تنظیم کو دیگر جماعتوں میں روشناس کرانے اور ان کو فعال بنانے کے لئے تجاویز پیش کی گئیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ امسال لجنہ کے زیر انتظام ناصرات الاحمدیہ نے ایک صنعتی سٹال لگایا جس میں مستورات نے اپنے ہاتھ سے تیار کردہ مصنوعات کو رکھا اور لوگوں کی دلچسپی کا باعث ہوا آئندہ اس کو مزید فروغ دینے کا پروگرام ہے۔

۳۰ مارچ کو کانفرنس کے تیسرے روز صبح تیسرا اجلاس نو بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر فتاحی گیوا صاحب لیکچرار ابادان یونیورسٹی نے "احمدیت پر اعتراضات کے جوابات" کے موضوع پر کی۔ آپ نے نہایت احسن پیرایہ میں جماعت پر کئے جانے والے اعتراضات کے علمی اور معقول جواب دئے۔ آپ کے بعد مکرم معلم وزیری عبدو صاحب نے "جماعت احمدیہ کے ذریعہ قرآن مجید کی عالمگیر اشاعت" کے موضوع پر اور مکرم میجر گیوا صاحب نے "خلافت کا بابرکت نظام" کے موضوع پر تقاریر کیں۔

اختتامی خطاب اور دعا

خاکسار نے اختتامی دعا سے قبل جماعت کو متعدد اہم امور کی طرف توجہ دلائی اور ان کو ان حالات میں لوگوں میں پیدا کردہ غلط فہمیوں کو دور کرنے اور ان کو جماعت کے احیاء اسلام کے عظیم منصوبہ سے روشناس کرانے کے لئے اپنی مساعی کو تیز تر کرنے کی تلقین کی۔ اسی ضمن میں دوران سال یوروبا قرآن مجید اور سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یوروبا میں لائف کی اشاعت کے علاوہ بعض چھوٹے رسائل کی اشاعت کے متعلق بتایا تاکہ جماعت اپنے اپنے علاقہ میں ان کی تشہیر کر سکے۔ اس کے بعد اختتامی دعا ہوئی اور نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام و احمدیت اور خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعروں میں یہ بابرکت اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

الحمد للہ علی ذلک

محترم سردار نور محمد صاحب مرحوم کا ذکر خیر

مکرم شریف احمد صاحب کمیٹی محلہ راولپنڈی

محترم سردار نور محمد صاحب مرحوم جن کو احباب جماعت راولپنڈی بابا نور محمد کے نام سے پکارتے تھے آپ کا سابق نام ہزارہ سنگھ ولد سردار جیون سنگھ تھا۔ اوائل عمر میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ ان کے تمام بہن بھائی اور رشتہ دار اب بھی ہندوستان میں مقیم ہیں انہوں نے شروع میں کافی کوشش کی اور بابا جی کو لالچ دئے۔ تاکہ دوبارہ سکھ ہو جائیں لیکن بابا جی کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ اپنے تمام عزیز و رشتہ داروں اور جائیداد کو چھوڑ کر علیحدگی اختیار کر لی مولوی رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سنگھوڑ کے پاس عمر کا زیادہ حصہ گزرا اور غالباً اُن کے ہی ذریعہ ۱۹۰۲ء بذریعہ خط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ تقسیم ملک سے پہلے قادیان اور تقسیم کے بعد ربوہ ہر سال بلا ناغہ جلسہ سالانہ پر جاتے۔

گزشتہ سال ۱۹۷۴ء میں جلسہ سالانہ پر بیمار ہو گئے اور بیمار ہونے کی حالت میں واپس آئے۔ بیماری کے دوران فرمایا کرتے مجھے ربوہ بھجوا دو۔ میں وہاں پہ مرنا چاہتا ہوں

خود غیر مسلموں سے آئے تھے لیکن نماز۔ روزہ نماز تہجد کا کبھی ناغہ نہ کیا۔ مسجد احمدیہ سے خاص طور پر قلبی لگاؤ تھی۔ پانچوں نمازیں مسجد میں ادا کرتے۔ ایک دفعہ میں نے کہا آپ مغرب کی نماز کے بعد گھر آجایا کریں اور عشاء کی نماز گھر پہ پڑھ لیا کریں۔ فرمانے لگے جو حظ مسجد میں باجماعت نماز میں آتا ہے وہ گھر پہ کہاں۔ بابا جی گھر ہوں یا مسجد میں یا سڑک پہ جا رہے ہوں ہاتھ میں تسبیح ہوتی اور درود شریف کا ورد زبان پہ ہوتا۔ ہمیشہ حالت درویشانہ رکھی۔ خود کہا کرتے تھے کہ میں تو فقیر آدمی ہوں۔

وفات سے تین یوم قبل مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب عیادت کے لئے تشریف لائے۔ آپ نے دریافت کیا کہ کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتائیں۔ بابا جی نے کہا، میرا آخری وقت ہے۔ میرے لئے صندوق تیار رکھنا۔ مجھ سے چوہدری صاحب (مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی) کا وعدہ ہے۔

گو خود ان پڑھ تھے۔ لیکن بعض قرآنی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے حوالہ جات زبانی یاد تھے۔ مجھے یاد ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا الفضل کا خطبہ جمعہ آتا تو فرماتے مجھے سناؤ۔ سارا خطبہ نہایت توجہ اور انہماک سے سنتے اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے جاتے اور اب بھی حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ بھی اسی توجہ سے سنتے۔ وصیت کی رقم زندگی میں ادا کر دی ہے۔ اپنا حصے کا چندہ اور چندہ جلسہ سالانہ اور انصار اللہ باقاعدگی سے ادا فرماتے وفات سے ایک دن قبل فرمانے لگے آج کی رات میری آخری رات ہے کل میں نہیں ہوں گا۔

میرا وقت آن پہنچا ہے۔ کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو گی۔ چنانچہ ۱۱ اپریل ۱۹۷۵ء بروز جمعۃ المبارک صبح چھ بجے آپ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

امیر صاحب نے علالت کے باوجود نماز جنازہ پڑھائی جونہی محترم چوہدری احمد جان صاحب کو بابا جی کی وفات کی خبر ملی آبدیدہ ہو گئے فرمانے لگے کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ بابا نور محمد عاشق احمدیت تھے

جمعہ کی نماز کے بعد محترم چوہدری صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جنازہ کی روانگی تک چوہدری احمد جان صاحب جنازہ کے پاس کھڑے رہے۔ اور جب جنازہ ویگن میں رکھ دیا گیا۔ تو دعا فرمائی۔

۲ بجے راولپنڈی سے روانہ ہو کر جنازہ ۱۲ بجے ربوہ پہنچا اور دوسرے دن بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

زکوٰۃ کی
ادائیگی
اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ
نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کی عالمگیر خدماتِ اسلامیہ

پشاور اور راولپنڈی میں سلائیڈز لیکچر

تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان اپنے محدود ذرائع کے باوجود محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ساری دنیا میں تبلیغ اسلام میں مصروف ہے۔ متعدد ممالک میں اس کے مضبوط تبلیغی مشنز اور مساجد کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں تراجم عوام اور خواص میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔ تعلیمی ادارے جہاں دنیوی تعلیم کے ساتھ دینِ اسلام کی تعلیم بھی دی جاتی ہے بڑی کامیابی سے چلائے جا رہے ہیں۔ اور انسانیت کی خدمت کے لئے ہسپتال کھولے جا رہے ہیں اور ان بابرکت اداروں میں بفضلِ خدا روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا کہ جب کوئی نہ کوئی سعید روح آغوشِ اسلام میں نہ آتی ہو۔ ان ایمان افروز مناظر کو پشاور اور راولپنڈی میں حسب ذیل مراکز میں پیش کر کے ساتھ ساتھ تعارفی لیکچر دیا گیا۔ جماعت کے دوستوں کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں نے بھی ان تقاریب میں ذوق و شوق سے حصہ لیا اور جماعت احمدیہ کی عالمگیر خدمات اسلامیہ کو سراہا۔

۱۔ ۳ر مئی بمقام مہمان خانہ جماعت احمدیہ پشاور صدر۔
۲۔ ۵ر مئی بمقام بنگلہ مکرم پیر انوار الدین صاحب راولپنڈی۔
۳۔ ۶ر مئی بمقام بنگلہ مکرم میجر سید مقبول احمد صاحب راولپنڈی۔

پشاور میں مکرم چوہدری رکن الدین صاحب علاقائی سیکرٹری تحریک جدید اور راولپنڈی میں مکرم عبد الغفار صاحب ڈار سیکرٹری تحریک جدید مقامی کا تعاون خصوصی حاصل رہا۔ نیز جن دوستوں کے بنگلوں پر یہ تقاریب منعقد ہوئیں وہاں اکرامِ ضیف کا اسلامی شعار نمایاں طور پر دیکھنے میں آیا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

مرکزی سالانہ امتحانات

امسال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ اہتمام ہونے والے امتحانات ۸ر جون ۱۹۷۵ء بروز اتوار منعقد ہوں گے۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ وہ اپنے تمام خدام کو ان امتحانات کی پوری تیاری کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ ربوہ کا امتحان

ناصرات الاحمدیہ ربوہ کا سالِ رواں کا پہلا امتحان ۳۱ر مئی ۱۹۷۵ء کو ہوگا انشاء اللہ۔ سیکرٹریان ناصرات تمام بچیوں کو تیاری کروائیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ جون ۱۹۷۵ء کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "دافع البلاء" مقرر کی گئی ہے۔ قائدین کرام سے التماس ہے کہ وہ اس کتاب کا زیادہ سے زیادہ خدام سے مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں باقاعدہ بھجواتے رہیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۶ر ہجرت ۱۳۵۴ھش بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر بمقام مسجد مبارک ربوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حسبِ ارشاد محترم مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے میرے دو بھائیوں کے نکاح کا اعلان فرمایا جو کہ

عزیزم محمد اسلم راشد ابن چوہدری نور احمد صاحب محلہ دار النصر غربی ربوہ کا نکاح عزیزہ انیسہ تحسین بنت قریشی محمود احمد صاحب آف لاہور سے مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔ اسی طرح

عزیزم محمد ارشد طارق ابن چوہدری نور احمد صاحب محلہ دار النصر غربی ربوہ کا نکاح عزیزہ زاہدہ فرخندہ بنت ملک محمد نصر اللہ خان صاحب آف لاہور سے مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر قرار پایا۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر دو خاندانوں اور سلسلہ کے لئے بابرکت فرما دے۔

(محمد افضل طاہر۔ یونیورسٹی آف اسلام آباد)

ضروری گزارش

۱۔ قائدین مجالس و ناظمین مال خدام الاحمدیہ سے گزارش ہے کہ وہ چندہ مجلس خدام الاحمدیہ خدام بھائیوں سے شرح کے مطابق وصول کریں۔
۲۔ چندہ مجلس ماہ بماہ وصول کریں۔ کیونکہ کئی ماہ کے گزرنے کے بعد یکدفعہ چندہ کی وصولی مشکل ہو جاتی ہے۔
۳۔ جو رقم وصول ہو اُسے ہر ماہ کی ۲۰ر تاریخ تک مرکز میں بھجوایا کریں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

برادرم محترم مظفر خان صاحب آف منڈی خیل تحصیل شکر گڑھ کا اکلوتا بچہ اورنگ زیب قریباً پانچ ماہ کی عمر میں یکم مئی کو قضائے الٰہی سے مختصر علالت کے بعد گزر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ خداوند کریم جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور مکرم مظفر خان صاحب کو اپنی جناب سے نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اعظم اکسیر مربی سلسلہ احمدیہ
شکر گڑھ۔ نارووال)

درخواستِ دُعاء

خاکسار ایک طویل عرصہ سے بعارضہ قلب علیل چلا آ رہا ہے۔ دورے اکثر ہو جاتے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

(ایچ نور علی خان محصل حلقہ
سول لائن۔ لاہور)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت اپنا پورا پتہ خوشخط تحریر کیجئے۔ (مینیجر الفضل)

ھو الشافی
آپ کے دانت قیمتی موتی ہیں
ان کی قدر کیجئے
اگر پائیوریا (مسوڑھ) کی تکلیف ہو تو "پائیوریا کیور" اور اگر کیریز (گھن) کی تکلیف ہو تو "کیریز کیور" استعمال کریں۔
فی کورس ۱۰/- وی پی ۱۱/۷۰ روپے۔
دانتوں کے متعلق لٹریچر
مفت حاصل کریں
کیورو ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ
فون: ۶۰۶/۶۰۷

کسی شخص کو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اس نے ترقی کے تمام مدارج طے کر لئے ہیں

ایسا خیال افراد اور اقوام کے لئے تنزل اور تباہی کا موجب ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ الشعراء میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِيْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں:-

"حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا مانگ کر دنیا کو ایک بہت بڑا سبق سکھایا ہے۔ آپ نے بتایا ہے کہ کسی شخص کو خواہ کتنا بلند مقام حاصل ہو چکا ہو یہ کبھی نہیں سمجھنا چاہیئے کہ اس نے ترقی کے تمام مدارج کو طے کر لیا ہے۔ کیونکہ جب بھی یہ خیال اس کے دل میں پیدا ہو گا وہ تنزّل کی طرف گرنا شروع ہو جائے گا۔ قوموں کی تباہی اور ان کے ادبار کی بڑی وجہ یہی ہوا کرتی ہے کہ بعض دفعہ افراد یہ خیال کر لیتے ہیں کہ انہوں نے ترقی کے تمام مدارج طے کر لئے ہیں۔ جب یہ وسوسہ انکے دلوں میں جاگزیں ہو جاتا ہے تو وہ تنزّل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس دنیا کو ایسا متحرک بنایا ہے کہ کوئی ذرہ ایسا نہیں جو حرکت نہ کر رہا ہو۔ کسی کی حرکت دائرہ کی صورت میں ہوتی ہے اور کسی کی حرکت آگے کی طرف ہوتی ہے۔ بہرحال کوئی ذرّہ ایسا نہیں جو متحرک نہ ہو۔ خدا تعالیٰ نے انسانی زندگی کا مرکز قلب بنایا ہے اور وہ بھی ہر وقت حرکت کرتا رہتا ہے۔ اگر اس کی حرکت سکون سے بدل جائے تو اُسی وقت انسانی زندگی ختم ہو جائے۔ یہی حالت ایمان کی ہے اور اسی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایمان کی ترقی یا اس کے تنزّل کا ذکر کرتے ہوئے قلبِ انسانی کی مثال دی ہے چنانچہ آپؐ نے فرمایا کہ انسانی جسم میں گوشت کا ایک مضغہ ہے اگر وہ درست رہے تو سارا جسم درست رہتا ہے اور اگر وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ جسمانیات میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کسی کے قلب میں خرابی پیدا ہو جائے تو وہ تمام خرابیوں سے زیادہ پریشان کن ہوتی ہے۔ نہ اسے کھانا اچھا لگتا ہے نہ پینا اچھا لگتا ہے ہر وقت گھبراہٹ اور اُداسی اور غم اس پر چھایا رہتا ہے۔ اور گو وہ زندہ ہوتا ہے مگر اُس کی حالت مُردوں سے بدتر ہوتی ہے۔ اسی طرح جب روحانی لحاظ سے کسی کے قلب میں فتور واقع ہو جائے تو اس کی وہ قوتِ ممیزہ جو نیکی اور بدی میں فرق کرنے والی ہوتی ہے ماری جاتی ہے اور اُس کی حالت گرتے گرتے یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ وہ حیوانوں سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ پس ضروری ہے کہ انسان اپنی کسی حالت پر بھی قانع اور مطمئن نہ ہو بلکہ وہ ہمیشہ ایک سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے مقام کی طرف ترقی کرنے کی کوشش کرتا رہے۔

غرض یہ دعا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زبان سے قرآن کریم میں بیان کی گئی ہے اِس لئے نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنی نجات میں کوئی شبہ تھا بلکہ اِس لئے بیان کی گئی ہے کہ مومنوں کو روحانی مدارج کے طے کرتے وقت یہ امر ہمیشہ مدِّنظر رکھنا چاہیئے کہ وہ کسی مقام کو انتہائی مقام نہ سمجھ لیں اور کسی مقام پر پہنچ کر وہ یہ خیال نہ کر لیں کہ اب ہمیں گرنے کا کوئی خطرہ نہیں۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ دعا نہ مانگتے تو لوگ یہ خیال کر لیتے کہ ہمیں بھی کسی ایسی دعا کی ضرورت نہیں۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کے انبیاء اُس مقام پر پہنچے ہوئے ہوتے ہیں کہ انکا ہر وقت عبادتِ الٰہی میں بسر ہوتا ہے۔ وہ رات اور دن۔ سوتے اور جاگتے۔ اُٹھتے اور بیٹھتے اللہ تعالیٰ کے عشق اور اس کی محبت میں مخمور رہتے ہیں۔ اس کا ذکر ان کی زبانوں پر جاری رہتا ہے اور اس کے نام کو بلند کرنے کے لئے ان کی زندگی کا ہر لمحہ اور انکے جسم کا ہر ذرّہ مصروف ہوتا ہے لیکن باوجود اس حالت کے ان کو بھی حکم ہوتا ہے کہ جاؤ اور نمازیں پڑھو۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اگر وہ نمازیں نہ پڑھیں تو وہ لوگ جو انبیاء کے نمونہ کو دیکھ کر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ بھی نمازوں کو چھوڑ دیں اِسی لئے کوئی نبی ایسا نہیں ہوا جسے عبادات سے فارغ کیا گیا ہو۔" (تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم صفحہ ۳۷۴۔۳۷۵)

اعلاناتِ نکاح

(۱) عزیزم مکرم عزیز اللہ صاحب طاہر اسسٹنٹ منیجر کیور ہومیوپیتھک میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان ربوہ کا نکاح محترم مکرم مولانا ابو العطاء صاحب نے ۱۶ رمئی ۱۹۷۵ء کو محترمہ رئیسہ انور صاحبہ بنت مکرم شیخ محمد عمر صاحب انور کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مسجد مہدی ربوہ میں بعد نماز عصر پڑھا۔

عزیز اللہ صاحب طاہر مکرم صوفی کریم بخش صاحب زیروی آف زیرہ ہاؤس گولبازار ربوہ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(ہومیوپیتھک ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر)

(۲) میرے بیٹے خلیفہ جمیل احمد کا نکاح عزیزہ شبنم غزالہ بنت مکرم محمد باقر خان صاحب ایس۔ڈی۔او۔ اسلامیہ پارک لاہور کے ساتھ پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب نے ۲ رمئی ۱۹۷۵ء کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ اسلامیہ پارک لاہور میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بہ ثمراتِ حسنہ فرمائے۔ آمین

عزیز خلیفہ جمیل احمد حضرت شیخ محمد حسین صاحب مرحوم ریٹائرڈ سول جج لاہور کا نواسہ اور حضرت خلیفہ نورالدین صاحب جموّنیؓ کا پوتا ہے۔

خاکسار (خلیفہ) عبدالرحمن
سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعتِ احمدیہ کوئٹہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا پودا

روزنامہ الفضل کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے جاری فرمایا تھا اس لحاظ سے یہ حضورؓ کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ احبابِ کرام اس کی اشاعت بڑھا کر اس کی آبیاری فرمائیں۔

(منیجر الفضل ربوہ)

کرایہ پر بلڈنگ کی ضرورت

فضلِ عمر گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ربوہ کے لئے ایک کرائے کی بلڈنگ کی ضرورت ہے۔ موجودہ عمارت بہت خستہ ہو چکی ہے اور تعلیمی ضرورتوں کے لئے ناکافی ہے۔ اس سلسلہ میں ضروری خط و کتابت یا زبانی گفتگو درج ذیل پتہ پر کی جائے:-

قدیر ارشاد
فضلِ عمر گورنمنٹ گرلز ہائی سکول۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah